اسلام کے نظریۂ امن پسندی کی حدِّ فاصل

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

واعظ الجمعہ

اسلام کے نظریۂ امن پسندی کی حدِّ فاصل

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

اسلام کے نظریۂ امن پسندی کی حدِّ فاصل

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلِهِ وصحبِهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

امن وامان کا لُغوی معنیٰ

برادرانِ اسلام! لفظِ اَمن کا لُغوی معنیٰ سُکون واِطمینان، دِلجمعی، حفاظت وپناہ اور چین وقرار ہے[1]، لفظِ اسلام بھی تقریبًا اس کا ہم معنیٰ ہے، یا پھر دوسرے لفظوں میں یوں کہہ لیجیے، کہ دینِ اسلام ہی وہ لازَوال سلامتی والا دِین ہے، جس کے سائے اور تعلیمات میں امنِ عالَم کا راز پنہاں ہے۔

(۱) "فرہنگِ آصفیہ" ۱/ ۲۲۷۔

اِسلام کا نظریۂ امن پسندی

عزیزانِ محترم! اِسلامی تعلیمات اپنے ماننے والوں کو صبر وتحمل، عفو ودرگزر اور امن وامان کا درس دیتی ہیں، دینِ اِسلام کا نظریۂ امن پسندی اس قدر واضح ہے، کہ دنیا کے تمام نام نہاد جُمہوری ممالک، اور انسانی حقوق کی تنظیمیں اپنے اپنے اَدیان اور ملکی وعالمی قوانین میں، اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہیں! یہ دینِ اسلام کا نظریۂ امن پسندی ہی ہے کہ اس کی تعلیمات میں، ایک انسانی جان کے قتلِ ناحق کو پوری انسانیت کا قتل قرار دیا گیا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا﴾[1] "جو کوئی مسلمان کو جان بُوجھ کر قتل کرے، تو اُس کا بدلہ جہنّم ہے کہ مدّتوں اُس میں رہے، اور اللہ تعالی نے اُس پر غضب کیا، اور اُس پر لعنت کی، اور اس کے لیے بڑا عذاب تیّار کر رکھا ہے"۔

اسی طرح ایک اَور مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ﴾[2] "ہر وہ جان جس کی حُرمت اللہ تعالی نے رکھی ہے، اسے ناحق مت مارو!" یعنی مُعاشرے کا امن وسکون برقرار رکھو، کسی کے ساتھ ظلم وزیادتی نہ کرو، اور امن وسکون کے علمبردار بن کر رہو!۔

---

(١) پ٥، النساء: ٩٣.

(٢) پ٨، الأنعام: ١٥١.

بدامنی و بے سکونی کا دَور دَورہ

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کی تشریف آوری سے قبل دنیا میں ظلم وزیادتی، ناانصافی اور بدامنی و بے سکونی کا دَور دَورہ تھا، کوئی کسی کا پرسانِ حال اور غمگسار نہ تھا، ناحق قتل وغارتگری اور کمزوروں پر ظلم وجبر عام تھا، دینِ اسلام نے عدل وانصاف، عفو ودرگزر اور حُسنِ سُلوک وحُسنِ اَخلاق جیسی تعلیمات کے ذریعے، دنیا کو امن وسکون اور باہمی پیار و محبت کے ساتھ مل جُل کر، رہنے اور جینے کا تصوّر دیا، ظلم وزیادتی کر کے مُعاشرے کا امن وسُکون تباہ کرنے والوں کے خلاف آواز بلند کرنے، اور ان کا ہاتھ روکنے کا درس دیا۔ لہذا ہمیں چاہیے کہ مُعاشرے کا امن وسکون برقرار رکھنے، اور آخرت میں ہونے والی پکڑ سے بچنے کے لیے، دوسروں پر ظلم وستم کرنے سے بچیں، اور اپنے دوسرے بھائیوں کو بھی بچائیں!۔

اللہ رب العالمین ظلم وزیادتی کرنے والوں کو اُن کے انجام سے باخبر کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّ ظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ؕ وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا﴾[1] "جو ظلم وزیادتی سے ایسا کرے گا، تو عنقریب ہم اُسے آگ میں داخل کریں گے، اور یہ اللہ کے لیے آسان ہے!"۔

---

(۱) پ۵، النساء: ۳۰.

دنیا بھر میں مسلمانوں کے ساتھ ہونے والا نارَوا سُلوک

حضراتِ گرامی قدر! آج دنیا کے متعدّد ممالک میں، مسلمانوں پر ظلم وزیادتی ہورہی ہے، ان کے ساتھ نارَوا سُلوک برتا جارہا ہے، انہیں ناکردہ جرائم میں قید کر کے دہشتگردی کے مقدّمات میں ملوّث کیا جارہا ہے، مسلمان ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کی آبرُوریزی کی جارہی ہے، ان کی اَملاک (مال واَسباب) کو نقصان پہنچایا جارہا ہے، اور سب سے بڑھ کر یہ کہ رحمۃ للعالمین ﷺ کے گستاخانہ خاکے بنائے اور شائع کیے جارہے ہیں، ان کی کردارکُشی کرکے ان کی عزّت وناموس پہ حملے کیے جارہے ہیں، اس کے باوُجود ہمارے حکمران اپنا لبرل امیج (Liberal Image) بچانے کے چکر میں، ان کے خلاف کوئی سخت ایکشن (Action) لینے، ان سے سفارتی وتجارتی تعلقات منقطع کرنے، عالَمی عدالتِ انصاف (International Court of Justice) میں کیس (Case) دائر کرنے، یا اَقوامِ متحدہ (United Nations) اور یورپی یونین (European Union) جیسے عالَمی فورمز (Global Forums) پر آواز بلند کرنے کے لیے تیّار نہیں، اور اگر ہزاروں غیرتمند مسلمان بطورِ احتجاج سڑکوں پر آکر ایسی جرأت کرلیں، تو ساری دنیا کا دَجّالی میڈیا انہیں انتہاء پسند ثابت کرنے پر تُل جاتا ہے، جبکہ ہمارا موم بتی مافیا، ٹی وی پر آکر ان کے اس عمل کو دینِ اسلام کے نظریۂ امن پسندی کے مُنافی قرار دینے لگتا ہے!۔

فلسفۂ امن کی بے وقت راگنی

میرے محترم بھائیو! دینِ اسلام کے نظریۂ امن پسندی کی ایک حدِّ فاصل ہے، دینِ اسلام اپنے ماننے والوں کو امن وامان کا درس ضرور دیتا ہے، لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ دینِ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جس سر پھرے کے مَن میں جو آئے، وہ کرتا پھرے، کوئی ہمارے دینی مقدّسات اور شعائر کی توہین کرتا رہے، ہماری جان سے پیارے نبیٔ کریم ﷺ کی توہین اور عزّت وناموس پہ حملہ آوَر ہوتا رہے، ہماری آنکھوں کے سامنے قرآنِ پاک کو شہید کیا جاتا رہے، ہمارے مسلمان بھائی بہنوں سے جبری طور پر مذہب تبدیل کروایا جاتا رہے، انہیں جانوروں کی طرح ذبح کیا جاتا رہے، ان پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑے جاتے رہیں، اور ہم محض خاموش تماشائی بن کر فلسفۂ امن وامان کا راگ اَلاپتے رہیں، ظلم، جبر اور بربریت کے خلاف کبھی آواز بلند نہ کریں! نہیں نہیں ایسا ہرگز نہیں! ظلم کو دیکھ کر اس کے خلاف آواز بلند نہ کرنا، اور قدرت کے باوُجود اُسے نہ روکنا کسی مسلمان کی شان ہرگز نہیں! رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِماً أَوْ مَظْلُوماً» "اپنے بھائی کی مدد کرو! چاہے وہ ظالم ہو یا مظلوم" صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی: یا رسولَ اللہ! ہم مظلوم کی تو مدد کرسکتے ہیں، لیکن ظالم کی مدد کس طرح ہوگی؟ مصطفیٰ

جانِ رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا: «تَأْخُذُ فَوْقَ يَدَيْهِ»[1] "اس کا ہاتھ پکڑ لو" یعنی اسے ظلم کرنے سے روک لو!۔

توہینِ مذہب کو بنیاد بنا کر قانون ہاتھ میں لینا

میرے محترم بھائیو! واضح رہے کہ کسی بھی برائی کو طاقت وقوّت سے روکنے کا اختیار حاکمِ وقت کے پاس ہے، عام عوام پُر امن طریقے سے اپنا احتجاج ریکارڈ (Record) کروا سکتے ہیں، اپنے حکمرانوں سے قاتلوں، زانیوں، شرابیوں، دہشتگردوں اور گستاخانِ رسول کے خلاف ایکشن (Action) لینے کا مُطالبہ ضرور کر سکتے ہیں، لیکن قانون کو اپنے ہاتھ میں لے کر قوانینِ حدود وقصاص کا نفاذ کرنے، اور مجرموں کو خود سزائیں دینے کا اختیار اور اجازت انہیں کسی طور پر نہیں۔

توہینِ مذہب یا قتل کے واقعات میں بارہا دیکھنے میں آتا ہے، کہ مشتعل عوام کا ایک ہجوم یا متاثرہ خاندان، قانون ہاتھ میں لے کر ملزم کو موقع ملتے ہی ہلاک کر دیتا ہے، یہ رجحان قابلِ تعریف وتقلید ہرگز نہیں، ہونا یہ چاہیے کہ ملزم کو پکڑ کر پولیس کے حوالے کیا جائے، مقدّمہ درج کر کے عدل وانصاف کے تقاضوں کے مطابق عدالتی کاروائی کی جائے، اگر وہ مجرِم ثابت ہو جائے تو فوراً سزا دی جائے، بصورتِ دیگر اُسے رہا کر دیا جائے، لیکن بدقسمتی سے صورتحال انتہائی افسوسناک ہے، ہمارے ہاں عدل وانصاف کے تقاضے

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب المظالم، ر: ٢٤٤٤، صـ٣٩٤.

پورے نہیں کیے جاتے، ایسے مجرِم رشوت اور سیاسی اثرورُسوخ استعمال کر کے باعزّت بَری ہوجاتے ہیں، اگر مجرِم کوئی غیر مسلم ہو تو سارا یورپ اور ان کا میڈیا چیخنے چلانے لگتا ہے، اور ہمارے حکمران اپنے ان بیرونی آقاؤں کی خوشنودی کی خاطر، راتوں رات انہیں ملک سے فرار کروادیتے ہیں، اور اپنی عوام کو دینِ اسلام کے نظریۂ امن پسندی کا درس دے کر، مطمئن کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں، ہمارے حکمرانوں کے اسی طرزِ عمل کے باعث، آج عوام قانون اپنے ہاتھ میں لینے پر مجبور ہوتی ہے، اگر حاکمِ وقت اور ہماری عدالتیں اپنی اپنی ذمّہ داری صحیح طور پر ادا کریں، تو ایسے واقعات کو رُونما ہونے سے روکا جاسکتا ہے، ورنہ یہ سلسلہ یونہی جاری رہنے کا خدشہ ہے!۔

فتنہ وفساد پھیلانے والوں کے خلاف جہاد کا حکم

حضراتِ ذی وقار! دینِ اسلام میں جہاد کا حکم بڑی اَہمیت اور مصلحتوں کا حامل ہے، حکمِ جہاد کا مقصد لوگوں کو جَبری طور پر دینِ اسلام میں داخل کرنا ہرگز نہیں، بلکہ اس کا مقصد دینِ اسلام کی عزّت وناموس کی حفاظت، دنیا سے فتنہ وفساد کا خاتمہ اور امن وامان کی بحالی ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّ يَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ﴾[1] "تم اُن سے اس وقت تک لڑائی کرتے رہو، جب تک کوئی فتنہ باقی نہ رہ جائے، اور سارے کا سارا دین اللہ تعالیٰ کا ہی ہوجائے!"۔

---

(۱) پ۹، الأنفال: ۳۹.

فسادیوں کے قتل کی اجازت

حضراتِ گرامی قدر! مُعاشرے کا امن وسکون، مسلمانوں کے جان ومال اور باہمی اجتماعیت کی حفاظت، دینِ اسلام کی اوّلین ترجیحات میں سے ہے، لہٰذا جو لوگ مختلف ہتھکنڈوں سے زمین پر فساد پھیلائیں، حضور ﷺ کی عزّت وناموس پر حملہ کریں، توہین آمیز خاکے بنائیں، دینی شعائر کی توہین کریں، اسلامی ممالک پر حملہ آور ہوں، مسلمانوں کو شہید کریں، مسلمانوں میں پُھوٹ ڈالنے اور اِفتراق واِنتشار پھیلانے کی کوشش کریں، اور دینِ اسلام کے نظریۂ امن پسندی کی حدِّفاصل کو عبور کریں، دینِ اسلام انہیں فسادی قرار دے کر قتل کی اجازت دیتا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ يَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؕ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ﴾[۱] "وہ جو اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے، اور ملک میں فساد کرتے پھرتے ہیں، ان کا بدلہ یہی ہے کہ چُن چُن کر قتل کیے جائیں، یا سُولی دیے جائیں، یا ان کے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹے جائیں، یا زمین سے دُور کر دیے جائیں، یہ دنیا میں اُن کی رُسوائی ہے، اور آخرت میں ان کے لیے بڑا عذاب ہے!"۔

---

(۱) پ٦، المائدة: ٣٣.

حضرت سیّدنا عرفجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: «مَنْ أَتَاكُمْ، وَأَمْرُكُمْ جَمِيعٌ، عَلَى رَجُلٍ وَاحِدٍ، يُرِيدُ أَنْ يَشُقَّ عَصَاكُمْ، أَوْ يُفَرِّقَ جَمَاعَتَكُمْ، فَاقْتُلُوهُ»[1] "کوئی شخص تمہارے پاس آئے، اور تم اپنے مُعاملے میں ایک شخص پر متفق ہو، اور وہ تم میں پُھوٹ ڈالنا چاہے، یا تمہاری اجتماعیت کو پارہ پارہ کرنا چاہے، اُسے قتل کردو"۔

امنِ عالَم کے نام نہاد علمبردار اور اُن کی وَحشت وبربریت

میرے محترم بھائیو! آج دنیا بھر میں امریکہ اور اسرائیل سمیت دیگر طاقتور یورپی ممالک، فتنہ وفساد پھیلا رہے ہیں، دینِ اسلام کے خلاف اپنی مذموم سازشوں اور ہتھ کھنڈوں سے زہر افشانی کر رہے ہیں، مسلمانوں میں باہمی اختلافات اور جنگوں کا سبب بن رہے ہیں، مسلمانوں کا بے دریغ قتلِ عام کررہے ہیں، اور ساتھ ہی ساتھ دنیا کی اصلاح اور اس میں بدامنی وبے چینی ختم کرنے کا کریڈٹ (Credit) بھی لے رہے ہیں، حالانکہ ہر ذی شُعور انسان اس بات سے خوب واقف ہے، کہ صرف چند طاقتور ممالک نے، اپنے مفادات کے پیشِ نظر دنیا بھر کا امن وسکون، تباہ وبرباد کر رکھا ہے۔

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! عالمی امن کے ان علمبرداروں نے، ۱۹۱۴ء سے ۱۹۴۵ء تک کے اکتیس ۳۱ سالہ دَورانیے میں، دنیا کو دو ۲ عالَمی جنگوں کا تحفہ دیا، اپنی

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب الإمارة، ر: ٤٧٩٨، صـ٨٣٢.

وَحشت وبربریت کا مُظاہرہ کرتے ہوئے پُرامن شہری آبادیوں، ہسپتالوں، درسگاہوں، اور عبادتگاہوں پر بہیمانہ بمباری کی، ناگاساکی (Nagasaki) اور ہیروشیما (Hiroshima) پر امریکہ (United States) کے ایٹم بم (Atomic Bombs) نے جو قیامت برپا کی، وہ انسانی تاریخ کا ایک ایسا سیاہ باب ہے، جسے کبھی بھلایا نہیں جا سکتا۔ دوسری جنگِ عظیم میں اتحادی ممالک (برطانیہ، امریکہ وغیرہ) کا جانی نقصان تقریبًا ایک کروڑ چھ لاکھ پچاس ہزار ہوا۔ فریقین کا مجموعی جانی نقصان ڈیڑھ، دو کروڑ کے قریب ہوا۔ صرف رُوس کے پچھتّر لاکھ فوجی مارے گئے، جاپان کے پندرہ لاکھ پچاس ہزار جوانوں کو موت کے گھاٹ اُتارا گیا، جرمنی کے اٹھائیس لاکھ پچاس ہزار فوجیوں نے اپنی زندگیوں کو جنگ کی بھینٹ چڑھایا[1]۔

امنِ عالَم کے دشمن

اس کے باوُجود یہ لوگ امن کی آشا، اور انسانیت کے ٹھیکیدار بنے پھرتے ہیں! عالَمی امن کے ان دشمنوں کو کیا حق پہنچتا ہے، کہ وہ دینِ اسلام کے نظریۂ امن پسندی، اور اس کی حدِّ فاصل پر کوئی حرف گیری کریں؟ یا اسے دہشتگردی اور انتہاء پسندی سے تعبیر کریں؟ درحقیقت یہی لوگ فسادی اور امنِ عالَم کے دشمن ہیں، اللہ رب العالمین نے ایسوں کے بارے میں ارشاد فرمایا: ﴿وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِۙ قَالُوْۤا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ۝۱۱ اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَ لٰكِنْ لَّا

---

(۱) "ضیاء النبی" "غزواتِ رسالت مآب علیہ الصلوات والتسلیمات، ۳/۲۸۲، ملتقطاً۔

﴿يَشْعُرُوْنَ﴾[1] "جب اُن سے کہا جائے کہ زمین میں فساد نہ کرو! تو کہتے ہیں کہ ہم تو سنوارنے والے ہیں، سنتا ہے! وہی فسادی ہیں، مگر انہیں شُعور نہیں!"۔

حدِّ فاصل عبور کرنے والے کو سزا دینا ایک دینی فریضہ ہے

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! اسلام ایک دینِ فطرت اور مُعاشرتی امن وسکون کا علمبردار ہے، وہ علوم وفُنون اور مَعیشت ومُعاشَرت میں، کسی فتنہ وفساد اور جُمود وتعطُّل کے بغیر ترقّی کا خواہاں ہے، جبکہ بدامنی وبے سکونی پھیلانے والوں کو سخت ناپسند فرماتا ہے، لہذا ہمیں چاہیے کہ مُعاشرے کے امن وسکون کو برقرار رکھنے میں اپنا اپنا کردار بھرپور ادا کریں، لیکن ساتھ ہی ساتھ اس بات کا بھی خاص خیال رکھیں، کہ اگر کوئی شخص دینِ اسلام کے نظریۂ امن پسندی کا، ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے حدِّ فاصل عبور کرے، اور ہمارے دینی مقدّسات وشعائر کی توہین کرے، تو اُس وقت امن کے راگ اَلاپنے کے بجائے، اُس کا مُحاسبہ کرنا ہمارے حکمرانوں کا دینی فریضہ ہے، البتہ عوام کو قانون اپنے ہاتھ میں لینے، اور مجرِم کو بِنا تحقیق اور جوڈیشل ٹرائل (Judicial Trial) کے، سزا دینے کی اجازت ہرگز نہیں! ہاں اَقوامِ عالَم کو اپنے مسئلے کی طرف متوجّہ کرنے، اور باطل قوّتوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لیے، ملکی اَملاک کو نقصان پہنچائے بغیر، پُرامن اور جائز طریقے سے احتجاج کرنا آپ کا آئینی حق ہے!۔

---

(۱) پ۱، البقرة: ۱۱، ۱۲.

دعا

اے اللہ! ہمارے ملک میں امن وامان اور خوشحالی وترقی کی فضا پیدا فرما، باہمی اتفاق واتحاد کے حصول کے لیے جدوجہد کی قوّت، ہمّت اور جذبہ عطا فرما، ملک وقوم کو نقصان دینے والی ہر تنظیم وتحریک سے بچنے کی سعادت عطا فرما، دنیا بھر میں مسلمانوں پر جہاں جہاں ظلم وستم ہورہا ہے، تُو اُن کی مدد فرما، انہیں کفّار کے مَظالم سے نَجات عطا فرما۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سستی وکاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی

وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفا دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کر دے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یارب العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.